49026-جہالت کی بنا پر محظورات کا ارتکاب کرنے والے پر کیا مرتب ہوتا ہے ؟

سوال

اگر کوئی شخص محظورات احرام میں کسی کا مرتکب ہوا اور وہ اس محظور کے ارتکاب میں کفارہ واجب ہونے سے جاہل ہو تو ایسے شخص کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

پہلی بات تو یہ ہے کہ یہاں ایک تنبیہ ضروری ہے کہ بہت سے حجاج اور معتمرین کا حج اور عمرہ کے اعمال سے جاہل ہونا ہی انہیں محظورات احرام کے ارتکاب کی طرف دھکیلتی ہے ، یا پھر مطلوبہ طریقہ پر عبادت سرانجام نہ دینے کی بنا پر ایسا ہوتا ہے؛ آپ دیکھتے ہیں کہ ان میں سے ایک شخص نے بہت رقم خرچ کی خاص کر جب وہ دور دراز کے ملک سے آتا ہے اور پھر وہ اس سے اپنا اجرو ثواب ضائع کر بیٹھتا ہے یا پھر اس میں کمی اور نقص واقع کر لیتا ہے ، کیونکہ وہ اپنے اوپر واجب احکام سے جاہل ہے .

اس لیے جو شخص بھی حج اور عمرہ کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اسے شروع کرنے سے قبل اس کے متعلقہ احکام سیکھے ، کیونکہ حدیث میں علم کی اہمیت بیان ہوئی ہے .

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ہر مسلمان شخص پر علم حاصل کرنا فرض ہے"

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے "مشکلۃ الفقر کی تخریج میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

امام احمد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس کا معنی یہ ہے کہ جس کا وہ محتاج ہے اسے اس کا علم حاصل کرنا لازم ہے ، وضوء کرنے کا طریقہ ، نماز, اور اگر مال ہو تو زکاۃ اور اسی طرح حج وغیرہ کا طریقہ .

دیکھیں : جامع بیان العلم لابن عبدالبر (52/1).

اور حسن بن شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں : میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا :

لوگوں پر کیا علم حاصل کرنا واجب ہے ؟

تو ان کا جواب تھا :

آدمی کوئی بھی کام علم کے بغیر نہ کرے؛ اسے سوال کرنا اور اس کی تعلیم حاصل کرنی چاہیے ، علم سیکھنے کے متعلق لوگوں پر یہی کچھ واجب ہے .

دیکھیں : الفقیہ المتفقہ للبغدادی (45).

اورامام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے صحیح بخاری میں اسی کا باب باندھتے ہوئے کہا ہے :

"باب العلم قبل القول والعمل "قول اور عمل سے قبل علم حاصل کرنے کے متعلق باب.

اس کا معنی یہ نہیں کہ ہر شخص حج کے اعمال کے متعلق کوئی کتاب حفظ کرے ، بلکہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اپنی حالت کے مطابق بنفسہ تعلیم حاصل کرے ، اگر اس کے پاس اس کی اہلیت ہے ، یا پھر اہل علم سے اس کے متعلق دریافت کرے ، یا ایسے لوگوں کے ساتھ حج اور عمرہ کرے جو ضرورت کے وقت اسے حج اور عمرہ کے احکام بتاتے رہیں.

اور رہا مسئلہ محظورات احرام کے متعلق یعنی احرام میں ممنوعہ اشیاء تو اس کا بیان سوال نمبر (11356) کے جواب میں گزر چکا ہے.

لیکن جس شخص نے ان محظورات احرام کا ارتکاب کیا اور وہ اس سے جاہل ہے کہ اللہ تعالی نے احرام کی حالت میں یہ اشیاء اس پر حرام کی ہیں تو اس پر کچھ لازم نہیں آتا؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو تم بھول کر کر لو، لیکن گناہ اس میں ہے جو تمہارے دل کے ارادے سے ہوں، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے }.الاحزاب (5).

لیکن اگر اسے علم ہو کہ وہ جس کام کا مرتکب ہو رہا ہے وہ محظورات احرام میں سے ہے جو کہ احرام کی حالت میں اس پر حرام ہے ، لیکن وہ اس کا گمان نہیں رکھتا کہ اس کا ارتکاب کرنے سے یہ سارے احکام مرتب ہوتے ہیں تو اس کے متعلق شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(یہ کوئی عذر نہیں؛ کیونکہ عذر یہ ہے کہ انسان حکم سے جاہل ہو، اسے علم نہ ہو کہ یہ چیز حرام ہے ، لیکن اس کے فعل پر مرتب ہونے والی چیز سے جہالت کوئی عذر نہیں ، اسی لیے اگر کوئی شادی شادہ شخص یہ علم رکھتا ہے کہ زنا حرام ہے ، اور وہ عاقل اور بالغ ہو اور اس میں شادی شدہ کی شروط پوری ہوتی ہوں تو اسے رجم کرنا واجب ہو گا ، اگرچہ وہ یہ کہتا رہے کہ مجھے علم نہیں تھا کہ اس کی حد رجم ہے ، اگر مجھے علم ہوتا کی اس کی حد رجم ہے تو میں اس کا مرتکب نہ ہوتا.

تو ہم کہینگے کہ یہ کوئی عذر نہیں ، آپ کو رجم کیا جائیگا ، اگرچہ آپ کو زنا کی سزا کا علم نہ تھا ، اور اسی لیے جب وہ شخص جس نے رمضان المبارک میں دن کے وقت زنا کر لیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس کے متعلق دریافت کیا کہ اس پر کیا لازم آتا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کفارہ لازم کیا حالانکہ جماع کے وقت وہ اس سے جاہل تھا کہ اس پر کیا واجب ہوتا ہے ، تو یہ اس کی دلیل ہے کہ اگر انسان کسی معصیت کی جرات کرتا اور اللہ تعالی کی حرمت اور حد کو پامال کرتا ہے تو اس پر اس معصیت کے آثار مرتب ہونگے ، چاہے وہ ارتکاب کے وقت اس کے آثار کو نہ جانتا ہو.

دیکھیں : الفتاوی (22/173–174).

واللہ اعلم .